بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۶

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily

ALFAZL

RABWAH

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۵ تبوک ۱۳۴۴ ھش ۷ جمادی الاول ۱۳۸۵ ھ ۵ ستمبر ۱۹۶۵ء | نمبر ۲۰۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ ستمبر بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اکثر لوگ دعا کی فلاسفی سے ناواقف ہیں

دراصل دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہوتا ہے

(۱) "میرا مذہب بیماروں کے دعا کے ذریعہ سے شفا کے متعلق ایسا ہے کہ جتنا میرے دل میں ہے اتنا میں ظاہر نہیں کر سکتا۔ طبیب ایک حد تک چل کر ٹھہر جاتا ہے اور مایوس ہو جاتا ہے مگر اس کے آگے خدا تعالیٰ دعا کے ذریعہ سے راہ کھول دیتا ہے۔ خداشناسی اور خدا تعالیٰ پر توکّل اسی کا نام ہے کہ جو حدیں لوگوں نے مقرر کی ہوئی ہیں ان سے بڑھ کر رجا پیدا ہو ورنہ اس میں تو آدمی زندہ ہی مر جاتا ہے۔ اس جگہ سے اللہ تعالیٰ کی شناخت شروع ہو جاتی ہے۔ مجھے ایسے معاملات میں مولوی رومی کا یہ شعر بہت پسند آیا ہے ؎

اے کہ خواندی حکمتِ یونانیاں ❊ حکمتِ ایمانیاں را ہم بخواں

عام لوگوں کے نزدیک جب کوئی معاملہ یاس کی حالت تک پہنچ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اندر ہی اندر تصرفات شروع کرتا ہے اور معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔

دعا کے واسطے بہت لوگوں کے خطوط آتے ہیں۔ ہر ایک کے لئے جو دعا کے واسطے لکھتا ہے دعا کرتا ہوں لیکن اکثر لوگ دعا کی فلاسفی سے ناواقف ہیں اور نہیں جانتے کہ دعا کے ٹھیک ٹھکانہ پر پہنچنے کے واسطے کس قدر توجہ اور محنت درکار ہے۔ دراصل دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہوتا ہے۔" (الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۵ء)

(۲) "ہمارا تو اصل مذہب یہی ہے کہ اگر تمام دنیا کے طبیب ناامید ہو جائیں اور موت کا فتویٰ لگائیں پھر بھی روحانی اسباب کے میسر آنے پر اور کافی توجہ کے پیدا ہونے پر دعا قبول ہو کر شفا ہو جاتی ہے۔" (بدر ۶ جولائی ۱۹۰۵ء)

اخبار احمدیہ

— جیسا کہ احباب کو الفضل کے ذریعہ علم ہو چکا ہے آجکل حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت لاہور میں بہت ناساز ہے۔ نیز محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طبیعت بھی علیل ہے۔ احباب ان ایام میں خاص توجہ درد اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ نیز احباب محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو بھی اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کیونکہ آپ کو بھی کبھی کبھی درد گردہ کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔ آمین

— ربوہ ۴ ستمبر کل یہاں نماز جمعہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے پڑھائی۔ آپ نے ہفتہ تحریک جدید کے سلسلہ میں (جو مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ۳۰ اگست سے ۴ ستمبر تک ربوہ میں منایا جا رہا ہے۔) دنیا بھر میں تبلیغ و اشاعت اسلام کی اہمیت کو واضح کر کے احباب کو خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے اور تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی نیز آخر میں پاکستان کے احمدی احباب کو کشمیر کے مظلوم مسلمانوں اور حریت پسندوں کی کامیابی نیز بھارت کے جارحانہ اقدامات کے خلاف آزاد کشمیر اور پاکستان کی فتح یابی کے لئے التزام سے دعائیں کرنے کی تحریک کی۔

— سرگودھا۔ محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب صدر نگران بورڈ مری میں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد پچھلے دنوں وہاں سے سرگودھا واپس تشریف لے آئے ہیں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۶۵ء

امام الزمان کی شناخت

الفضل ۳ ستمبر کے اداریہ میں ہم نے عنوان بالا کے تحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ "ضرورت الامام" سے ان اوصاف کا خلاصہ آپ ہی کے الفاظ میں درج کیا ہے۔ جو امام الزمان کی شناخت میں ممد و معاون ہو سکتے ہیں۔ ان اوصاف میں سے چھٹا وصف جو نہایت اہم ہے آپ کے ہی الفاظ میں حسب ذیل ہے۔

"چھٹے کشوف والہامات کا سلسلہ ہے جو امام الزمان کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ امام الزمان اکثر بذریعہ الہامات کے خدا تعالیٰ سے علوم اور حقائق اور معارف پاتا ہے اور اس کے الہامات دوسروں پر قیاس نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ کیفیت اور کمیت میں اس اعلیٰ درجہ پر ہوتے ہیں۔ جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں۔ اور ان کے ذریعہ سے علوم کھلتے ہیں اور قرآنی معارف معلوم ہوتے ہیں۔ اور دینی عقدے اور معضلات حل ہوتے ہیں۔ اور اعلیٰ درجہ کی پیشگوئیاں جو مخالف قوموں پر اثر ڈال سکیں ظاہر ہوتی ہیں غرض جو لوگ امام الزمان ہوں ان کے کشوف اور الہام ذاتیات تک محدود نہیں ہوتے بلکہ نصرت دین اور تقویت ایمان کے لئے نہایت مفید اور مبارک ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ان سے نہایت صفائی سے مکالمہ کرتا ہے۔ ان کی دعا کا جواب دیتا ہے اور بسا اوقات سوال اور جواب کا ایک سلسلہ منعقد ہو کر ایک ہی وقت میں سوال کے بعد جواب ایسے صفا اور لذیذ اور فصیح الہام کے پیرایہ میں شروع ہوتا ہے کہ صاحب الہام خیال کرتا ہے کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اور امام الزمان کا الہام نہیں ہوتا کہ جیسے ایک کلوخ انداز در پردہ ایک کلوخ پھینک جائے۔ اور بھاگ جائے اور معلوم نہ ہو کہ وہ کون تھا اور کہاں گیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ ان سے بہت قریب ہو جاتا ہے۔ اور کسی قدر پردہ اپنے پاک اور روشن چہرہ پر سے جو نور محض ہے اتار دیتا ہے۔ اور یہ کیفیت دوسروں کو میسر نہیں آتی۔ بلکہ وہ تو بسا اوقات اپنے تئیں ایسا پاتے ہیں۔ کہ گویا ان سے کوئی ٹھٹھا کر رہا ہے۔ اور امام الزمان کی پیشگوئیاں اظہار علی الغیب کا مرتبہ رکھتی ہیں۔ یعنی غیب کو ہر ایک پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں جیسا کہ چابک سوار گھوڑے کو اپنے قبضہ میں کرتا ہے اور یہ قوت اور انکشاف اس لئے ان کے الہام کو دیا جاتا ہے کہ تا ان کے پاک الہام شیطانی الہامات سے مشتبہ نہ ہوں۔ اور تا دوسروں پر حجت ہو سکیں۔"

(ضرورت الامام ص ۱۸-۱۹)

یہ حقیقت یہ ہے کہ ہم یہاں امام الزمان کے اوصاف پیش کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی زمانہ کی راہنمائی کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ایسے امام میں دیگر اوصاف کے علاوہ تعلق باللہ کا وصف بھی کامل طور پر پایا جاتے اور تعلق باللہ کی واضح علامت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ زمانہ کے لحاظ سے خود امام الزمان کی راہنمائی کرے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کو مکالمہ مخاطبہ کی نعمت عطا کی جائے۔ اور الہام و کشوف اور رویائے صادقہ کے ذریعہ ذہنی حقائق سے وہ پردہ اٹھایا جائے۔ جو لوگوں نے اپنی عقل سے ان پر ڈال دیئے ہیں۔

اس سے بڑھ کر یہ کہ الہام اور کشوف کے ذریعہ امام الزمان کو ایسی خبریں دی جاتی ہیں۔ جو پیشگوئیوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ایسی پیشگوئیوں کے کئی ایک فوائد ہیں۔ اول یہ کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایک نہایت بیّن دلیل قائم ہوتی ہے۔ دوم یہ کہ اس سے مومنین کو تسلی اور تسکین حاصل ہوتی ہے۔ تیسرے یہ کہ مخالفین پر دین کی صداقت واضح ہوتی ہے۔

جب کوئی امام الزمان جس کا دعوےٰ ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہوا ہے کوئی پیشگوئی کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ وہ یہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر پا کر کر رہا ہے۔ تو جب وہ پیشگوئی پوری ہوتی ہے تو یہ ان تینوں قواعد پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس سے واضح طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ ایسا وجود موجود ہے۔ جو قبل از وقت واقعات کی خبر دیتا ہے۔ اور مومنوں کے لئے باعث ازدیاد ایمان ہوتا ہے۔ اور اس سے مخالفین پر بھی حجت قائم ہوتی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اکثر پیشگوئیوں سے یہ تینوں فائدے مترتب ہوتے رہے ہیں۔ ان فوائد میں سے مومنوں کے ازدیاد ایمان کا باعث ہونا بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس سے مومنوں میں وہ فعالیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو صحابہ کرامؓ کے اعمال میں ہم دیکھتے ہیں۔

روایت ہے کہ بوعلی سینا ایک بار حدیث پڑھا رہے تھے۔ آپ نے ایک حدیث کی اتنی موثر تشریح فرمائی کہ ایک شاگرد کی زبان سے نکل گیا کہ استاد آپ نے جو باتیں بتائی ہیں شاید (نعوذ باللہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں بھی نہ تھیں۔ بوعلی کو غصہ تو بہت آیا۔ مگر اس وقت خاموشی اختیار کر لی۔ شدید سردی کا موسم تھا۔ چند روز کے بعد آپ اپنے اسی شاگرد کو لے کر دریا کی سیر کے لئے گئے۔ دریا میں برف کے تودے بہے چلے آ رہے تھے۔ آپ نے شاگرد سے کہا "میں تم کو حکم دیتا ہوں دریا میں چھلانگ لگا دو" اس پر شاگرد بہت سٹ پٹایا۔ اور کہنے لگا اس روز تو آپ نے بڑی عقل کی باتیں بتائی تھیں۔ آج آپ ایسی بے وقوفی کا حکم دے رہے ہیں۔ اور مجھے موت کے منہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔

بوعلی نے کہا دیکھا مجھ میں اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں یہ فرق ہے آپ حکم دیتے تھے تو صحابہ کرامؓ آگ میں کود جاتے تھے۔ اور موت کا خیال بھی ان کے دل میں نہیں آتا تھا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ صحابہ کرامؓ روز ایمان افروز نظارے اور آپ کی پیشگوئیوں کو ہر روز پورا ہوتے دیکھتے تھے۔ اس سے ان کو حق الیقین ہو گیا تھا کہ آپ سچے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں۔

الغرض انبیاء علیہم السلام اور مامورین کی پیشگوئیاں مومنین کے لئے حق الیقین پیدا کرنے کا ایک نہایت اہم ذریعہ بنتی ہیں۔ ان کی وجہ سے اہل ایمان ایسا محسوس کرنے لگتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اس لئے ان کے اعمال میں شان فعالیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ اور ان کو دشمن کے ہاتھوں شہید بھی ہونا پڑے تو وہ

فزت برب الکعبۃ

کا نعرہ مار کر دشمنوں کا پھندا اپنی گردنوں پر لے لیتے ہیں۔ اور جب ان کے گلے میں رسی ڈال کر گھسیٹا جاتا ہے۔ یا تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر جلتے ہوئے بھاری پتھر سینہ پر رکھ دیئے جاتے ہیں۔ تو وہ احد احد پکارنے لگتے ہیں۔

یہ ایمان آخر کیوں پیدا ہو گیا تھا اسی وجہ سے کہ آپ کی روزمرہ کی معجزانہ زندگی نے صحابہ کرامؓ کے ایمان کو حق الیقین کے درجہ تک پہنچا دیا تھا۔ جہاں انسان فعالیت کا مجسمہ بن جاتا ہے۔ ماہرین نفسیات جانتے ہیں کہ انسان اسی وقت کوئی عمل کرتا ہے۔ جب اسکو اس کے کام کے متعلق پورا یقین ہوتا ہے۔ کہ وہ ان دونوں پہلوؤں کا توازن قائم رکھ کر اس کو دھکیل سکتا ہے۔ ورنہ اگر یہ یقین نہ ہو تو وہ سوار ہونے کے خیال سے بھی کانپ جاتا ہے۔

آج دنیا تعلق باللہ سے سراسر منکر ہو چکی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود علم کی بہتات کے کوئی عالم یا علماء کی مجلس ایسی فعال جماعت قائم نہیں کر سکا۔ جیسی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جماعت کا ہر ایک فرد جماعت کے ساتھ ایسی مضبوط مگر غیر مرئی زنجیر سے بندھا ہوا ہے کہ وہ ہر وقت اپنی جان و مال قربان کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ ایسا اسی وجہ سے ہے کہ اس نے اپنی آنکھوں سے عظیم الشان نشانات دیکھے ہیں۔ اور دیکھ رہا ہے۔ یہ نشانات پیشگوئیوں پر مشتمل ہیں۔ ہزاروں پیشگوئیاں ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں جو پسر موعود اور دیگر پیشگوئیاں ہیں۔ انہی کو دیکھ لیجئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ان پیشگوئیوں کا لفظ لفظ ہماری آنکھوں کے سامنے پورا ہو رہا ہے۔

(باقی)

مغرب سے طلوعِ شمس کی پیشگوئی

(مکرم مولوی محمد صادق صاحب فاضل سابق مبلغ انڈونیشیا)

(قسط نمبر ۲)

سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کی تعبیر

علم تعبیر میں سورج سے مُراد، بادشاہ بلکہ شہنشاہ ہوتا ہے۔ چنانچہ علم تعبیر کی مشہور عربی کتاب تعطیر الانام جزء ۲ صـ۳ پر لکھا ہے "ھی فی المنام الملك الاعظم" کہ سورج سے مُراد خواب میں شہنشاہ ہوتا ہے۔

پھر لکھا ہے:-

"وطلوع الشمس من
مغربها دليل على الخوف
والجزع وتسلط السلطان
على الرعية والرجوع
عن العدل"
(تعطیر الانام جزء ۲ صـ۴)

پھر لکھا ہے:-

"ویدل ذالك على الردّة
عن الدّين و فسق
التائبين ويدل ذالك
على الدّين جبرًا" (صـ۵)

یعنے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ خوف اور گھبراہٹ واقع ہوگی، بادشاہ اپنی رعیت پر تی بعض ہوگا اور عدل نہ ہوگا۔" اور اس بات پر بھی دلالت کرتا ہے کہ لوگ دین سے مرتد ہو جائیں گے اور نیک لوگ فسق اختیار کریں گے۔ اور دین کے بارے میں جبر سے کام لیا جائیگا"۔

یہ ہے وہ تعبیر "مغرب سے سورج کے طلوع کی" جس نے مجھے اس کے دوسرے مفہوم کی طرف توجہ دلائی۔ اس تعبیر سے ظاہر ہے کہ امت مسلمہ پر

(۱) ایک خوف اور گھبراہٹ کا زمانہ آئے گا۔

(۲) نیک لوگ فاسق بن جائیں گے۔

(۳) مسلمان مذہب سے مرتد ہوں گے۔

(۴) بادشاہ عدل سے کام نہیں لیگا۔

(۵) بلکہ مذہب میں جبر سے کام لیا جائے گا۔

اب اس تعبیر کو مدنظر رکھتے ہوئے ان نشانات پر غور کریں جو احادیث مذکورہ بالا میں بیان ہوئے ہیں ان سے واضح ہو جائیگا کہ یہ سارے نشانات مسلمانان سپین سے تعلق رکھتے ہیں۔ مذکورہ حالات ان پر گذرے اور اسی طرح گذرے جس طرح احادیث میں بیان کئے گئے تھے۔ آیئے ان حالات پر غور کریں جو مسلمانانِ سپین کو پیش آئے۔

۱۔ وہ حکومت جو طارق بن زیاد کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے قائم فرمائی۔ اس نے اوّل اوّل بڑی ترقی کی لیکن بعد میں انہیں اختلافات پیدا ہوئے۔ آپس میں جنگیں ہوئیں اور آخر یہ لوگ کمزور ہو کر اغیار کے اشاروں پر ناچنے لگے اور ہٹ دھرمی نے ان سب کا ستیاناس کر دیا۔

۲۔ اس وقت مغربی ممالک کے عیسائیوں نے دوبارہ ترقی حاصل کر لی۔ اور سپین پر حکومت قائم کی اور مسلمانوں پر وہ ظلم ڈھائے کہ الاماں۔

۳۔ بے شمار مسلمانوں کو تہ تیغ کر دیا گیا بہت سے ان میں سے جلاوطن کر دیئے گئے اور بہت سے مرتد بنا لئے گئے۔

۴۔ مسلمانوں نے بہت زاری کی۔ بہت چلائے اور خدائے تعالےٰ کے سامنے بہت گڑ گڑائے لیکن ان کی توبہ واستغفار خدا کے حضور قبول نہ ہوئی کیونکہ عذاب آجانے کے بعد توبہ اور استغفار فائدہ نہیں دیتے۔

۵۔ اس وقت دولتِ عثمانیہ قائم تھی لیکن جیسے کہ عیسائی حکومتیں بے نور تھیں ویسے ہی وہ مسلمان حکومت بھی بے نور تھی۔ اس میں بھی اختلافات اور فتنہ وفساد اس کی جڑوں کو کھوکھلا کر چکا تھا وہ خود اپنا سنبھالا نہ کر سکتی تھی چہ جائیکہ دوسرے مسلمان حکومتوں کی مدد کرتی۔

۶ مغربی حکومت کا سپین پر قائم ہونا خود ایک قیامت تھا لیکن اسی زمانہ میں یورپین ممالک نے بیرونی ممالک میں بھی اپنی حکومتیں قائم کرنے کے خواب دیکھنے شروع کر دیئے اور تجارتی کمپنیوں کی صورت میں باہر نکل کھڑے ہوئے۔ اور اس طرح اپنے ساتھ پادریوں کو بھی لیتے گئے جنہیں اسلام میں دجال قرار دیا گیا ہے اور جہاں جہاں انہوں نے اپنی حکومتیں قائم کیں وہاں عیسائیت کو بھی فروغ دینے کے راستے کھولنے کی کوششیں جاری رکھیں۔ گویا مغرب سے سورج کا طلوع اور دجالیت کا خروج ایک ہی وقت میں وقوع پذیر ہو رہا تھا۔

۷۔ لیکن جیسا کہ احادیث میں آیا ہے یہ سورج جو مغرب سے طلوع ہوگا پھر واپس لوٹ جائے گا۔ چنانچہ اب تمام مغربی حکومتیں مشرقی ممالک سے بستر گول کر رہی ہیں۔

۸۔ عجیب بات ہے کہ جس زمانہ میں سپین کے مسلمانوں کے لئے توبہ کا دروازہ بند ہوا۔ اور بظاہر ہمیشہ کے لئے وہاں سے نکال دیئے گئے۔ اسی زمانہ میں یہ مشرقی ممالک میں بھی اپنی حکومتوں کی بنیادیں رکھ رہے تھے۔

آپ ان امور مذکورہ کو مدنظر رکھ کر پھر ایک دفعہ ان احادیث کو پڑھ جائیں۔ جن میں سورج کے مغرب سے طلوع کرنے کا ذکر ہے۔ آپ کے لئے واضح ہو جائے گا کہ مغرب سے طلوع شمس سے مُراد مغربی حکومت کا قائم ہونا ہے اور مغرب میں توبہ کے دروازے کے بند ہونے سے مُراد سپین کے مسلمانوں کے لئے توبہ کا دروازہ بند ہونا ہے جن کی آہ و زاری نے انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچایا۔ کیونکہ آہ وزاری کا وقت گذر چکا تھا۔ تفصیل بالا سے یہ اختلاف بھی حل ہو گیا کہ طلوع الشمس من المغرب پہلا بڑا نشان ہوگا یا خروج دجال پہلا نشان ہوگا۔

آیئے ذرا "مسلمانانِ سپین" کے متعلق کچھ معلومات حاصل کیجئے تاکہ واقعات کا احادیث سے آپ موازنہ کر سکیں اور دیکھیں کہ وہ پیشگوئیاں کس طرح وضاحت سے اور کس شان سے پوری ہوئی ہیں۔ لکھا ہے:-

"جولائی ۱۶۰۹ء کی ایک منحوس رات تھی جب فلپ سوم نے بلنسیہ میں بسنے والی اس بدنصیب قوم (مسلمانوں) کی موت کے پروانے پر دستخط کئے۔ دستخطوں کی سیاہی ابھی خشک نہ ہو پائی تھی کہ شاہی فوجیں ملک کے طول و عرض میں پھیل گئیں ہر بستی اور ہر قریہ کو گھیر لیا اور شاہی منادی ڈھول پیٹ پیٹ کر چیخنے لگے:-

"بدنصیبو! تین دن کے اندر اندر اس ملک کو خالی کر دو۔ تم اپنے ساتھ صرف اتنا سامان لے جا سکتے ہو جتنا کہ تم اٹھا سکو"۔

تین دن ابھی ختم نہ ہوئے تھے کہ ان بدنصیبوں کو ان کے گھروں سے جبراً نکالنے کا کام شروع ہوا۔ اس ہولناک منظر کی تصویر کونسا قلم کھینچنے کی طاقت رکھتا ہے۔ عورتیں بچے اور مرد اپنے گھروں کی دیواروں اور دروازوں سے لپٹ لپٹ کر رو رہے تھے۔ اور سپاہی ان کی پیٹھوں پر کوڑے برسا رہے تھے۔ ان میں کتنے ایسے تھے جنہوں نے فوج کے کوڑے کھائے۔ چمڑیاں اتروائیں مگر گھر نہ چھوڑے۔ وہ اس مٹی سے جیتے جی رخصت نہ ہوئے۔ انہوں نے اس پر گر کر جانیں دیدیں"۔ جنہوں نے گھر چھوڑے اور ساحل کو جانے والی سڑک پر ہولئے وہ روتے گئے جن کے پاؤں تھک گئے فوج نے ان کی پیٹھوں پر کوڑوں کی بارش کی۔ نازک بدن عورتوں کی حالت سب سے تباہ تھی انہوں نے آج تک کبھی اس طرح پیدل سفر نہ کیا تھا۔ وہ ناز و نعم میں پلی تھیں۔ چلتے چلتے ان کے پاؤں سُوج گئے تھے۔ وہ قدم قدم پر رک جاتیں۔ بدمعاش پہرہ دار پہلے تو ان کی پیٹھیں کوڑوں سے سہلاتے پھر ان کی عریانی کا سامان کرتے اور عین سڑک پر اس بدنصیب قافلے کی آنکھوں کے سامنے ان کی آبرو لوٹ لیتے ساحل تک پہنچتے پہنچتے کئی ہزار عورتیں اپنی عصمت کھو چکی تھیں۔ ان میں کئی تو ایسی غیرت مند تھیں کہ انہوں نے اس عریانی پر اپنے گلے آپ کاٹ لئے تھے۔

مرنے والے بچوں کی تعداد سب سے زیادہ تھی۔ بوڑھے بھی خوب جی کھول کر مرے تھے۔ اور جوانوں کی پیٹھیں تو مار کھاتے کھاتے قریب قریب کٹ گئی تھیں۔ ہزاروں مصائب برداشت کرنے کے بعد جب یہ لوگ ساحل پر لائے گئے تو ان میں سے دو تہائی بھوک، بے عزتی اور سفر کی صعوبت کی نذر ہو چکے تھے۔ ان کی ساری نوجوان عورتوں کو دشمن نے ان سے چھین لیا تھا۔ بدنصیب جب جہازوں پر لدے تو ان میں سے اکثر کی حالت تباہ تھی۔ ان میں سے ہزاروں بیمار تھے اور ہزاروں بھوک کے عذاب میں مبتلا تھے۔ جہازوں پر چڑھنے کے بعد بھی ان کی مصیبتیں ختم نہ ہوئی تھیں۔ یہاں جو فوج محافظ ساتھ تھی وہ تو پہلی فوج سے بھی زیادہ ظالم تھی۔ اس نے جوانوں کو کوڑے مارے۔ عورتوں کی عصمت دری کی۔ اور بوڑھوں کی داڑھیاں نوچیں"۔
(مسلمان اندلس میں صـ۲۷)

پھر لکھا ہے:-

"۱۶۱۵ء میں جب ملک کی چھان بین ایک بار پھر کی گئی۔ تو اندلس عربوں کی نسل سے خالی ہو چکا تھا"۔ (صـ۲۹)

۴۹۲ھ میں "ابو عبد اللہ نے الحمراء کی چابی فرڈی نینڈ کے حضور پیش کی" "اب الحمراء ان کا تھا غرناطہ ان کا تھا۔ غرناطہ کی عمارتیں ان کی تھیں اس کی یونیورسٹیاں۔ اسکے معبد۔ اس کے محلات۔ اسکے خزانے اور اس کے کارخانے سب ان کے تھے۔ اس دن سے غرناطہ میں قرآن کی جگہ صلیب نے لی۔ تکبیر کی جگہ تثلیث کے نعروں کو ملی اور مسلمان قوم کی جگہ عیسائی قوم اس جنت ارضی پر مسلط ہو گئی جسے سات سو برس پہلے جناب طارق بن زیاد نے سات ہزار سپاہیوں کے ساتھ فتح کیا تھا"

(مسلمان اندلس میں ص ۶۹۸ و ص ۶۹۹)

ان اقتباسات کا خلاصہ یہ ہے کہ احادیث میں مغرب سے سورج کے طلوع کے متعلق جو خبریں کئی سو سال پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں حرف بحرف پوری ہوئیں۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

خاکسار محمد صادق سابق مبلغ سماٹرا

درخواست دعا

میرا بیٹا محمد اقبال ملک بی۔ اے کے امتحان میں کامیاب ہو گیا ہے۔ الحمد للہ۔ احباب کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کامیابی کو دیگر کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ جو احباب بچے کیلئے دعا کرتے رہے ہیں ان کا شکر گزار ہوں۔

(ملک سوندھے خان انچارج اڈہ طارق ربوہ)

برٹش گی آنا میں تبلیغِ اسلام

ریڈیو پر تقاریر۔ لٹریچر کی تقسیم۔ مسجد کی تعمیر کا پروگرام

رسالہ مسلم ٹارچ لائٹ کی اشاعت

برٹش گی آنا میں ہمارے نہایت مخلص انگریز نومسلم بھائی مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ بطور مبلغ متعین ہیں اور آپ وہاں پر شبانہ روز خدمتِ اسلام میں مصروف ہیں۔ ذیل میں آپ کی ارسال کردہ ایک رپورٹ کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ (وکیل التبشیر ربوہ)

برٹش گی آنا ویسٹ انڈیز میں ایک ملک ہے اور جنوبی امریکہ کے شمال میں واقع ہے۔ یہاں کی آبادی تقریباً سات لاکھ افراد پر مشتمل ہے جن میں سے اکثریت سیاہ فام اور انڈین باشندوں پر مشتمل ہے۔

۱۹۶۰ء میں خاکسار کو یہاں پر پہلے مبلغ کی حیثیت سے بھجوایا گیا اس وقت سے خاکسار اس مشن کی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ اس مختصر رپورٹ میں تفصیل کے ساتھ تمام امور کو بیان کرنا مشکل ہے تاہم اختصار کے ساتھ چند امور عرض کئے جاتے ہیں۔

برٹش گی آنا کی جماعت تعداد کے لحاظ سے فی الحال بہت بڑی تو نہیں ہے لیکن پھر بھی ہر سال نئے لوگ جماعت میں داخل ہو رہے ہیں خاکسار ہر ممکن طریق سے اس امر کی طرف کوشاں رہتا ہے کہ کس طرح لوگ اسلام کی طرف مائل ہو سکتے ہیں۔ خاکسار کے پیشِ نظر یہ امر بھی رہتا ہے کہ جماعت میں جو لوگ بھی شامل ہوں وہ پختہ بنیاد پر قائم ہوں اور احمدیت اور اسلام کو قبول کر کے وہ اپنے اندر ایک زبردست روحانی انقلاب محسوس کریں۔ نماز روزہ کے پابند ہوں۔ چندہ باقاعدگی سے ادا کرنے والے ہوں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایسے افراد موجود ہیں جو احمدیت کو سمجھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔

لائبریریوں کا قیام

تبلیغ کے کام کو وسیع کرنے کے پیش نظر جماعت کے احباب کے مشورہ سے لائبریریوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ ایک مرکزی لائبریری ہے جو مشن ہاؤس میں ہے اور دو لائبریریاں اس کے علاوہ دیہات میں ہیں۔ یہاں سے اسلامی کتب دو ہفتوں کے لئے مستعار دی جاتی ہیں اس کے علاوہ رسائل اور اخبارات بھی مطالعہ کے لئے موجود رہتے ہیں۔

ریڈیو کے ذریعہ تبلیغ اسلام

یہاں پر خدا تعالیٰ کے فضل سے ریڈیو کے ذریعہ بھی تبلیغِ اسلام کا موقع ملتا ہے باقاعدگی کے ساتھ تین ماہ کے بعد ایک پروگرام کے لئے ہمیں وقت ملتا ہے بعض دوسرے اسلامی فرقے بھی یہاں ہیں انہیں بھی ریڈیو پر وقت ملتا ہے لیکن ہماری طرف سے پیش کردہ پروگرام خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں اور غیر مسلموں میں بہت مقبول ہے جس کا اظہار اکثر احباب کرتے رہتے ہیں۔

مسجد کی تعمیر کا پروگرام

یہاں پر ایک مسجد کی تعمیر کا پروگرام ہے اور اس کے لئے سب افراد جماعت مل کر کوشاں ہیں۔ یہاں کے احمدی احباب زیادہ امیر نہیں ہیں لیکن حسب استطاعت اس غرض کے لئے چندہ دے رہے ہیں۔ دوسرے ممالک کے احمدی احباب سے بھی چندہ کی اپیل کی گئی ہے۔ چنانچہ امریکہ اور انگلستان سے بعض مخلصین نے چندہ دیا ہے جس سے مسجد کے لئے زمین خرید لی گئی ہے اب عمارت کی تعمیر کا معاملہ پیشِ نظر ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد اس مرحلہ کو اپنے فضل سے طے فرمائے۔

رسالہ کی اشاعت

مشن کی طرف سے ایک رسالہ مسلم ٹارچ لائٹ باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے جس کی ادارت کے فرائض خاکسار سرانجام دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ رسالہ تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

انفرادی تبلیغ

افراد جماعت کے مشورہ سے ہر مہینہ کی آخری اتوار کو تبلیغ کے لئے وقف کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ سب ممبر اس اتوار کو باہر نکل جاتے ہیں اور اسلام کا پیغام لوگوں کو پہنچاتے ہیں۔

عیسائیوں کو چیلنج

خاکسار نے ایک چیلنج شائع کیا جس کا عنوان تھا

"A challenge to the church"

اس اشتہار میں خاکسار نے یہ بیان کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے چنانچہ اس امر کے لئے بعض ٹھوس ثبوت بھی بیان کئے۔ یہ اشتہار سب پادریوں کو بھیجا گیا لیکن کسی نے اس چیلنج کو قبول نہ کیا صرف ایک پادری نے اپنے ہاں بلایا کہ گھر پر بیٹھ کر اس موضوع پر بات چیت کریں گے خاکسار اس کے ہاں گیا اور کئی گھنٹے تک گفتگو ہوتی رہی۔

تقاریر

یہاں پر ایک ٹیچر ٹریننگ کالج ہے خاکسار ہفتہ میں دو بار یہاں جا کر اسلام کی تعلیمات کے متعلق لیکچر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں ہر سال جماعت کا ایک سالانہ جلسہ ہوتا ہے جس میں ملک کے دور دراز سے احمدی جمع ہو کر روحانی ماحول میں اپنے اوقات گزارتے ہیں۔

آخر میں یہ گزارش ہے کہ برٹش گی آنا ایک الگ تھلگ ملک ہے جہاں دوسرے ممالک کے احمدی احباب کا گزر نہیں ہوتا احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہاں کی جماعتوں کو اپنے فضل سے جلد از جلد ترقی عطا فرمائے اور بڑی تعداد میں لوگ اسلام میں داخل ہوں۔ آمین۔ خاکسار بشیر احمد آرچرڈ

ہفتہ تحریک جدید کے موقع پر

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا پیغام

(خدام الاحمدیہ ربوہ کے جلسہ تحریک جدید میں یہ پیغام پڑھ کر سنایا گیا)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ ہفتہ تحریک جدید کا انعقاد کر رہی ہے۔ میں احمدی نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں اسلام کے لئے فدائیت کے جذبہ میں ترقی کرنی چاہیئے اور قربانی اور ایثار کا ایسا نمونہ پیش کرنا چاہیئے جو صحابہ رضوان اللہ علیہم نے پیش کیا۔

میرے دل میں اس بات کے لئے سخت غیرت ہے کہ کوئی یہ نہ کہے کہ احمدی کی موجودہ نسل دین سے محبت اور قربانی میں پہلوں سے کم تر ہے اور یہ الفاظ میرے لئے موت سے زیادہ تلخ ہیں خدا کرے ہمارے خدام میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے اور ہر احمدی نوجوان یہ عزم کر لے کہ ہم نے دین کی پاسبانی کا حق اسی طرح سے ادا کرنا ہے جس طرح ہمارے بزرگوں نے کیا بلکہ ان سے بڑھ کر فدائیت کا نمونہ دکھانا ہے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

والسلام

خاکسار

مرزا رفیع احمد

نتیجہ امتحان بی۔ اے۔ بی ایس سی سال دوئم

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

مندرجہ ذیل طلبہ بی ایس سی سال دوئم کے امتحان میں کامیاب قرار پائے

رول نمبر	نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ
۴۵۵۵	محمد اقبال	۴۱۷
۴۵۵۶	صفی اللہ چوہدری	۵۱۷
۴۵۵۷	مختار احمد قمر	۴۰۱
۴۵۵۹	عبدالحمید انور	۴۱۶
۴۵۶۰	نصرت الٰہی	۴۷۴
۴۵۶۱	عبداللطیف سندھی	۴۶۷
۴۵۶۲	عبدالمنان خان	۴۸۶
۴۵۶۳	محمد اقبال جاوید	۳۸۵
۴۵۶۴	امتیاز احمد	۴۶۲
۴۵۶۵	خلیل الرحمان شاہ	۵۰۹
۴۵۶۶	ظفر احمد	۳۸۶
۴۵۶۸	عبدالرزاق	۴۱۱
۴۵۶۹	محمد سلیمان	۴۲۴

مندرجہ ذیل طلبہ اپریل سنہ ۱۹۶۶ء تک ان کے سامنے لکھے ہوئے مضمون میں دوبارہ امتحان دے سکتے ہیں

۴۵۶۷	محمد اجمل خان	انگریزی کیمسٹری II

خلاصہ:-

کل تعداد جو شامل امتحان ہوئے	۱۴
تعداد پاس شدگان	۱۳
exemption کیس	۱
فیل	×

امتحان بی۔ ایس۔ سی سال اول و دوئم جامع

خلاصہ

تعداد کل طلبہ جو شریک امتحان ہوئے	۱۴
تعداد طلبہ جو کامیاب ہوئے	۶
جن کے نتیجہ کا اعلان بعد میں ہوگا	۱
exemption کیسز	۴
فیل شدگان	۳

مندرجہ ذیل طلبہ امتحان میں کامیاب قرار پائے

رول نمبر	نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ
۵۳۴۸	عبدالخالق درجہ	۳۴۹
۵۳۵۳	محمد یار	۴۳۸
۵۳۵۴	چوہدری محبوب عالم	۴۷۲
۵۳۵۹	بشیر احمد عارف	۳۹۳
۵۳۶۰	شاہد احمد	۴۰۷
۵۳۶۱	سلیمان الٰہی	۳۵۹

exemption کیسز:۔ مندرجہ ذیل طلباء اپریل سنہ ۱۹۶۶ء تک ان کے نام کے سامنے لکھے ہوئے مضامین کا دوبارہ امتحان دے سکیں گے۔

۵۳۴۹	محمد یوسف	انگریزی I II
۵۳۵۰	محمد یوسف بلوچ	انگریزی II، فزکس I II کیمسٹری I II، عربی
۵۳۵۵	عبدالحفیظ ملک	باٹنی II، کیمسٹری I II
۵۳۵۷	مبارک احمد باجوہ	کیمسٹری II باٹنی II

مندرجہ ذیل طالب علم کے نتیجہ کا بعد میں اعلان ہوگا

۵۳۵۶	محمد طفیل نسیم	R.L

نتیجہ امتحان بی اے سال دوئم تعلیم الاسلام کالج

خلاصہ:-

تعداد کل طلبہ جو شریک امتحان ہوئے	۳۱
تعداد طلبہ جو امتحان میں کامیاب ہوئے	۲۵
تعداد طلبہ جن کا نتیجہ بعد میں اعلان ہوگا	۴
exemption کیسز	۲
فیل شدگان	×

(ا) مندرجہ ذیل طلبہ امتحان میں کامیاب قرار پائے

رول نمبر	نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ
۹۰۹۶	شمشاد علی شاہ	۴۱۹
۹۰۹۷	محمد اسلم باجوہ	۳۶۱
۹۰۹۸	محمد داؤد طاہر	۴۸۹
۹۰۹۹	چوہدری نثار احمد بسرا	۳۴۷
۹۱۰۰	محمد نواز	۳۵۰
۹۱۰۱	محمد منظور صادق	۴۳۵
۹۱۰۲	بشارت احمد جمیل	۴۲۷
۹۱۰۳	محمد اقبال رانجھا	۳۶۳
۹۱۰۴	رفیق احمد قمر	۴۳۴
۹۱۰۷	بشارت الرحمٰن ظفر	۴۲۱
۹۱۰۸	فیض علی نسیغ	۴۵۰
۹۱۰۹	مقبول احمد ناصر	۴۵۹
۹۱۱۰	نصراللہ خان چٹھہ	۳۷۶
۹۱۱۱	حبیب اللہ منظہر	۳۶۴
۹۱۱۲	نعیم احمد	۳۵۹
۹۱۱۴	محمد ایوب جاوید	۳۴۰
۹۱۱۶	عبدالعزیز جاوید	۳۸۷
۹۱۱۷	حاتم علی	۳۷۴
۹۱۱۸	انتصار احمد	۴۰۱
۹۱۱۹	رفیق احمد	۳۸۲
۹۱۲۰	عبدالحی سیال	۳۹۵
۹۱۲۳	محمد کریم قمر	۳۵۲
۹۱۲۴	سعید احمد انجم	۳۳۶
۹۱۲۵	سید نصیر احمد شاہ	۴۰۵
۱۲۰۹۳	عبداللطیف	۳۲۶

(ب) مندرجہ ذیل طلبہ کے نتیجہ کا اعلان یونیورسٹی کی طرف سے بعد میں ہوگا۔

۹۱۰۵	محمد نعیم	R.L
۹۱۱۳	شاہد احمد	R.L
۹۱۱۵	محمد اسلم شاد	R.L
۹۱۲۲	عبدالکریم چیمہ	R.L

(ج) مندرجہ ذیل طلبہ کو بعض مضامین کا سنہ ۱۹۶۶ء تک دوبارہ امتحان دینے کی اجازت دی گئی ہے۔

۹۱۰۶	اعجاز الرحمٰن ملک	صرف سال دوئم کے مضمون انگریزی
۹۱۲۱	مجید احمد	صرف سال دوئم کے مضمون انگریزی

Comprehensive

نتیجہ امتحان بی اے سال اول و دوئم (جامع)

تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

خلاصہ:-

تعداد کل طلبہ جو شریک امتحان ہوئے	۱۲
تعداد طلبہ جو کامیاب ہوئے	۲
تعداد طلبہ جن کے نتیجہ کا اعلان بعد میں ہوگا	۸
تعداد طلبہ جن کو ایگزیمپشن دی گئی	۲

(ا) مندرجہ ذیل طلبہ امتحان میں کامیاب ہوئے۔

۱۱۵۱۳	نصیر احمد ناصر	۳۸۶
۱۱۵۱۴	محمد اسلم ظفر	۴۰۹

(ب) مندرجہ ذیل طلبہ کے نتیجہ کا اعلان بعد میں ہوگا

۱۱۵۱۰	عبدالرشید ارشد	R.L
۱۱۵۱۱	منصور مظفر	R.L
۱۱۵۱۲	منصور احمد گودریہ	R.L
۱۱۵۱۵	محمد اسحاق طارق	R.L
۱۱۵۱۶	رفعت اللہ خان	R.L
۱۱۵۱۷	عبدالحفیظ خان	R.L
۱۱۵۲۰	حق نواز ملک	R.L
۱۱۵۲۱	فہیم احمد	R.L

(ج) مندرجہ ذیل طلبہ بعض مضامین کا دوبارہ امتحان دیں گے۔

۱۱۵۱۸	محمد سعید باجوہ
۱۱۵۱۹	غلام سرور

قائمقام پرنسپل تعلیم الاسلام کالج

— ربوہ —

ایم ۔ اے عربی کلاسز تعلیم الاسلام کالج ربوہ

طلباء و طالبات کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ تعلیم الاسلام کالج میں ایم اے عربی کی کلاسز کا جو اجراء دو تین سال ہوئے ہو چکا ہوا ہے۔ گزشتہ سال طلباء کی تعداد ۱۱ تھی جو سب کے سب کامیاب ہوئے اور چار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی سات طلباء و طالبات I ڈویژن میں اور چار II ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔

کالج میں طالبات کے پردہ کا مناسب انتظام موجود ہے۔ ایم اے کی طالبات جامعہ نصرت کے ہوسٹل میں اور طلباء متصل عمر ہوسٹل میں رہائش اختیار کر سکتے ہیں۔ احمدی والدین متوجہ ہوں اور اپنے بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے اس موقع کا فائدہ اٹھا فرماویں اور خالص دینی ماحول اور عمدہ تربیت میں اپنے بچوں اور بچیوں کو تعلیم دلائیں داخلہ ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء تا ۲۰ ستمبر ۱۹۶۵ء تک ہوگا۔ پراسپکٹس دفتر کالج سے براہ راست منگوا لیں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں۔ تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

نمبر ۱۳۵۰۱ ۔ میں یوحی الدین ولد احمد گل قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرڈالی ضلع کناور ضلع بسور لقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ اپنی جائیداد کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری دوکان کا سرمایہ قریباً ایک ہزار روپیہ کا ہے اس کے علاوہ میری جائیداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے میں دکانداری کرتا ہوں جس سے مجھے ماہوار آمد اوسطاً ۷۵/- روپیہ ہو جاتی ہے میں اپنی اس آمد کے یا آئندہ جو بھی ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ یہی وصیت میرے تجارتی سرمایہ پر بھی حاوی ہوگی۔ العبد یوحی الدین موصی گواہ شد۔ اینی عبدالرحیم ولد ای حمزہ ہیڈ ماسٹر رسالہ ستیا دھن کناکور حال وارد کوڈالی ۲۰/۶/۶۴۔ گواہ شد سی برکت اللہ ولد دی پی شیخ عبداللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوڈالی ۲۰/۶/۶۴

نمبر ۱۳۵۱۵ ۔ میں ایس دی قمر الدین ولد عبداللہ قوم احمدی پیشہ دکانداری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگاڈی ڈاکخانہ خاص ضلع کناور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۰/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) دکان جس کے دو کمرے ہیں اور احمدیہ روڈ پر واقع ہے اور دونوں دکانوں کا رقبہ ۳۰۰ مربع فٹ ہے انہی میں میں پنساری کی دکان کرتا ہوں۔ اس دکان کی موجودہ قیمت ۳۰۰۰/- ہے (۲) علاوہ ازیں میرا ایک مکان محلہ پوڈ بنگاڈی میں ہے اس کی قیمت دو ہزار ۲۰۰۰/- روپیہ ہے (۳) زمین زرعی قریباً اڑھائی ایکڑ موضع جنگلی میں واقع ہے جس کی موجودہ قیمت ۲۷۵۰/- روپے ہے۔ (۴) ایک باغ کا جو ہم چھ بھائیوں اور والدہ میں مشترک ہے اور ابھی تقسیم نہیں ہوا اس کا رقبہ اندازاً ۱۲ ایکڑ ہے یہ پہاڑ کے دامن میں واقع پتھریلی زمین ہے۔ اس کی قیمت اندازاً ۶۰۰۰/- روپیہ ہے (۵) دکان پنساری میں قریباً ۱۵۰۰/- روپیہ سرمایہ لگا ہوا ہے۔ میں اپنی اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مجھے تجارتی و زرعی کاروبار سے اندازاً ۱۲۰/- روپیہ ماہوار آمد ہوتی ہے میں اپنی اس آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد ۔ ایس دی قمر الدین موصی ۲۱/۱۰/۶۴

گواہ شد۔ مبارک احمد ولد شیخ عبدالرب ساکن کرڈالی ضلع کناور کیرالہ ۲۱/۱۰/۶۴

گواہ شد۔ مولوی بی عبداللہ ولد احمد شیخ صاحب ساکن بنگاڈی۔ ۲۱/۱۰/۶۴

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایف اے، ایف ایس سی، بی اے، بی ایس سی (پاس اور آنرز کورس) نیز ایم اے عربی کلاسز کا داخلہ ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء سے شروع ہوگا۔ اور پانچ دن تک جاری رہے گا۔ کالج تعلیمی ماحول، اسلامی فضاء، بہترین لیبارٹریز، مکمل نظم و ضبط اور اچھے نتائج کے لئے مشہور ہے۔

پراسپکٹس دفتر سے طلب فرما دیں۔ انٹرویو کے لئے گارڈین کے ہمراہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ساتھ لاویں۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اپنا انکم ٹیکس خود ہی تشخیص کیجئے

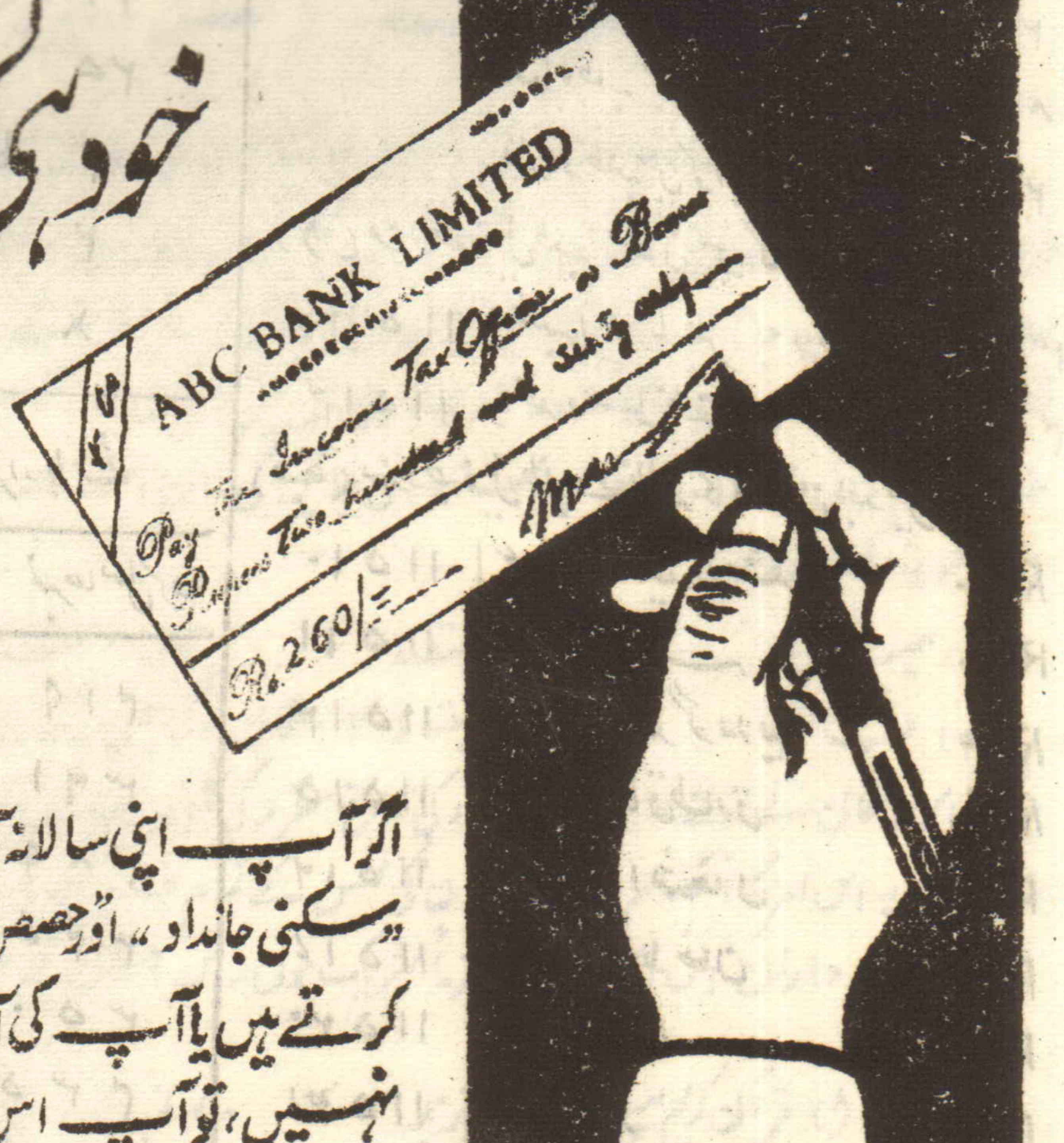

اگر آپ اپنی سالانہ آمدنی کا پچھتر فی صد حصہ "تنخواہ" "سکنی جائداد" اور "حصص کے منافع" کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں یا آپ کی آمدنی ۲۵۰۰۰ روپے سے زیادہ نہیں، تو آپ اس سہولت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں کہ اپنا انکم ٹیکس خود تشخیص کریں۔ گوشوارے کے ہمراہ واجب الادا انکم ٹیکس کی رقم بذریعہ چیک یا ٹریژری چالان ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء تک داخل کر دیجئے

اس طرح آپ انکم ٹیکس آفس جانے اور بہی کھاتے پیش کرنے کی زحمت سے بچ جائیں گے

تفصیلات کے لئے قریبی انکم ٹیکس آفس سے رجوع کیجئے

جاری کردہ: سنٹرل بورڈ آف ریونیو
حکومت پاکستان

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۳ ستمبر۔ بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے کل اعتراف کیا کہ پاکستانی فضائیہ نے بھارت کے چار جیٹ لڑاکا طیاروں کو تباہ کر دیا ہے۔ البتہ انھوں نے یہ دلچسپ بات کہی کہ دو طیارے پاکستانی فضائیہ نے گرائے اور دوسرے دو دوسری وجوہات کی بنا پر تباہ ہو گئے۔ بھارتی وزیر دفاع مسٹر چوہان نے ان سے مختلف بات کہی انھوں نے کہا کہ دو طیارے پاکستان نے گرائے اور دو لاپتہ ہیں۔

بھارتی وزیر اعظم نے کہا کہ چھمب کے علاقہ میں پاکستانی فوجیں پانچ سے چھ میل تک اندر گھس گئی ہیں اس لئے اب ضروری ہو گیا ہے کہ کشمیر کے بارے میں فوجی پالیسی پر نظر ثانی کی جائے اور اسے قطعی طور پر نئے سرے سے مرتب کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ زیادہ وسیع پیمانے پر کچھ دوسرے اقدامات بھی کئے جائیں گے۔ لیکن انہوں نے ان اقدامات کی تفصیلات نہیں بتائیں۔

مسٹر لال بہادر شاستری نے کہا کہ آپ لوگوں کو کسی قسم کی تشویش نہیں ہونی چاہئیے۔ اس وقت ہمیں حوصلہ اور خود پر اعتماد رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہماری فوجیں پاکستان کے مقابلہ میں موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کا امکان ہے کہ پاکستان کا دباؤ اور زیادہ سخت ہو جائے۔ اور فریقین میں اور زیادہ وسیع پیمانے پر جھڑپیں ہوں۔ بھارتی وزیر اعظم نے دعوے کیا کہ حالات ابھی تک قابو میں ہیں۔ اور بھارتی فوجوں کو کمک بھیجی جا رہی ہے۔

★ مظفر آباد ۳ ستمبر۔ پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے کل فرنٹ لائن کا دورہ کیا اور انہوں نے فوجی کمانڈروں سے اور فوجیوں کو ان کی بہادری اور بہادری پر مبارکباد دی جس کا ان فوجوں نے کل چھمب سیکٹر پر مظاہرہ کیا۔

جنرل موسیٰ نے فیلڈ ہسپتال کا بھی معائنہ کیا جہاں آزاد کشمیر اور پاکستان کی فوج کے زخمی داخل ہیں۔ اس ہسپتال میں بھارتی زخمی قیدی بھی داخل ہیں۔ بھارتی قیدیوں میں چار سکھ بھی ہیں۔ جنرل موسیٰ نے سکھ قیدیوں سے ہمدردی کا اظہار کیا۔

★ مظفر آباد۔ ۳ ستمبر۔ آزاد کشمیر کے صدر مسٹر عبدالحمید خان نے چھمب کے علاقہ میں شاندار فتح حاصل کرنے پر پاکستان اور آزاد کشمیر کی فوجوں کو مبارکباد دی ہے انھوں نے اس بات پر صدر ایوب کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلانے کے عہد کا اعادہ کیا ہے۔

مسٹر عبدالحمید خان نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھان کی اس اپیل پر بھی تبصرہ کیا جس میں پاکستان اور بھارت کو تحمل سے کام لینے کا مشورہ دیا گیا ہے انھوں نے کہا کہ جنگ بندی لائن پر امن قائم رکھنے سے کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ صدر آزاد کشمیر نے کہا کشمیر کے عوام نے کشمیر پر بھارت کے جارحانہ قبضے اور اقوام متحدہ کی بے حسی کے خلاف بغاوت کی ہے۔

★ نئی دہلی ۳ ستمبر۔ بھارت کے ایک سرکاری ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ کل صبح سے نئی دہلی اور سری نگر کے درمیان مسافر طیاروں کی سروس بند کر دی گئی ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ فی الحال یہ کہنا مشکل ہے کہ فضائی سروس کب تک بند رہے گی آل انڈیا ریڈیو کا کہنا ہے کہ مسافر طیاروں کی یہ سروس مقبوضہ کشمیر میں شدید بارش کی وجہ سے بند کی گئی ہے۔

★ نئی دہلی ۳ ستمبر۔ کشمیر میں اقوام متحدہ کے مبصر لیفٹیننٹ جنرل نمبو نیو یارک میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھان سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد کل سری نگر پہنچ گئے۔

★ راولپنڈی ۳ ستمبر۔ بھارتی فوج مقبوضہ کشمیر کے نہتے عوام کے خلاف جس درندگی کا مظاہرہ کر رہی ہے اس کی ایک نہایت بھیانک تصویر سامنے آئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دو اخباری نامہ نگار باغ اور بیجبرہ کا دورہ کرنے کے بعد عباس پور میں دریائے پونچھ کے کنارے پہنچے تو انہوں نے دریا میں سات لاشیں تیرتی ہوئی دیکھیں جو مقبوضہ کشمیر سے آ رہی تھیں انھیں عقاب حوالوں نے نکالا ان میں دو عورتوں کی لاشیں بھی تھیں جو بری طرح مسخ ہو چکی تھیں۔

★ پونا ۳ ستمبر۔ تازہ اطلاعات کے مطابق پونا میں فوج بھی فرقہ وارانہ فساد پر قابو نہیں پا سکی ہے مشتعل ہندوؤں نے اس کے باوجود مسلمانوں پر حملے جاری ہیں چھرے مارنے لوٹ مار اور آتش زنی کی وارداتیں جاری ہیں۔ آل انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق ڈیڑھ سو افراد کو دفاعی قوانین کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے اور مزید گرفتاریاں متوقع ہیں ایک اطلاع کے مطابق مسلمانوں کے دو محلے بالکل تباہ کر دیئے گئے ہیں اور ان کے مکینوں نے دوسرے مسلم علاقوں میں پناہ لی ہے۔ متعدد مساجد کو بھی شہید کر دی گئی ہیں۔

بھارتی پولیس نے اپنی روایت کے مطابق فسادات کی ذمہ داری مسلمانوں پر ڈال دی ہے۔

★ لندن ۳ ستمبر۔ انگلستان میں رہنے والے کشمیریوں نے مجاہدین کشمیر کی اعانت کے لئے پچاس ہزار پونڈ کی رقم جمع کر لی ہے اور وہ عنقریب مجاہد فنڈ کے خزانچی کو ارسال کر دی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی انگلستان کے سینکڑوں فوجی کشمیریوں نے جہاد آزادی میں حصہ لینے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اور انھوں نے اپنے ایک نمائندے کو اس سلسلے میں ہدایات حاصل کرنے کے لئے کشمیر بھیجا ہے۔

کشمیر ایکشن کمیٹی کے پبلسٹی سیکرٹری مسٹر سلطان علی شاہ نے ایک ملاقات میں مزید بتایا کہ انگلستان کے کشمیری مزدور بہت جلد دو تین لاکھ پونڈ کی رقم مجاہدین کی اعانت کے لئے جمع کریں گے۔

مسٹر سلطان علی شاہ نے بتایا کہ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کے گوریلا دستوں کی کارروائی شروع ہونے کی خبر پہنچی تو تمام کشمیریوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی اور مختلف تنظیموں نے آزادی کشمیر کی تحریک کے اس فیصلہ کن مرحلے کو کامیاب کرنے کی غرض سے فوراً منصوبہ بندی کا آغاز کر دیا۔ سب سے پہلے تحریک آزادی کشمیر (انگلستان) کے عہدہ داروں نے دنیا کے تمام سربراہوں کے نام تار روانہ کئے کہ بھارتی سامراج کے خلاف کشمیری عوام کی جنگ آزادی کی حمایت کریں۔ اور بھارت کو مجبور کریں کہ وہ جموں و کشمیر کے حق خود ارادیت کو تسلیم کرے۔

★ نئی دہلی ۳ ستمبر۔ بھارت کے وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے کل کشمیر کی صورت حال پر بھارت کے کمانڈر انچیف جنرل چوہدری اور فضائیہ کے سربراہ ایئر مارشل ارجن سنگھ سے بات چیت کی یہ دونوں جرنیل گزشتہ دنوں سری نگر میں نام نہاد صادق حکومت کے ارکان سے صلاح مشورے کے بعد کل دہلی پہنچے تھے مسٹر شاستری نے وزیر دفاع مسٹر چاون سے بھی ملاقات کی۔ دونوں رہنما کشمیر کی موجودہ صورت حال سے سخت پریشان ہیں۔

★ نیو یارک ۳ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھان نے کہا ہے کہ کشمیر میں جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس کے نتائج نہ صرف پاکستان اور بھارت بلکہ امن عالم کے لئے تباہ کن ہوں گے او تھان نے صدر محمد ایوب خان اور مسٹر شاستری کے نام پیغامات میں دونوں ملکوں سے اپیل کی ہے کہ کشمیر میں جنگ بندی لائن پر لڑائی بند کر دی جائے۔ اور دونوں ملکوں کی جو فوجیں جنگ بندی لائن پار کر چکی ہیں انہیں واپس بلا لی جائیں۔

★ ماسکو ۳ ستمبر۔ روس اور عرب جمہوریہ کے لیڈروں کے مذاکرات کے بعد کل ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا جس میں شمالی ویت نام پر امریکی حملہ کی مذمت کی گئی ہے قبرص کو کسی دوسرے ملک میں ضم کرنے کی مخالفت کی گئی ہے اور اس بات کی حمایت کی گئی ہے کہ روس ایک ایشیائی ملک کی حیثیت میں افریشیائی کانفرنس میں شرکت کر سکتا ہے۔ مشترکہ اعلامیہ اس لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے کہ اس میں قبرص کے خود مختار وجود کی حمایت کی گئی ہے۔ اور صدر مکاریوس اور ان کے حامیوں کے اس ادعا کو تسلیم نہیں کیا گیا ہے کہ جزیرہ کو یونان میں شامل کر دیا جائے۔ روس اس بات کو پہلے ہی تسلیم کر چکا ہے کہ قبرص میں مسلمان اور یونانی دو علیحدہ علیحدہ قومیں ہیں۔

★ ہانگ کانگ ۳ ستمبر۔ شمالی ویت نام کی قومی اسمبلی کے ارکان کا ایک وفد کل پیکنگ سے ہنوئی واپس چلا گیا۔ وفد نے چین کے دوران قیام میں چین کے بڑے بڑے رہنماؤں سے بات چیت کی

★ لندن ۳ ستمبر۔ دنیا کے بیشتر ممالک کے موسموں میں جو زبردست تغیر پیدا ہو رہا ہے اس کی وجہ ہواؤں کی تبدیلی ہے۔ اس بات کا انکشاف برطانیہ کے ایک ماہر موسمیات ایچ ایچ لیمب نے اپنے ایک مضمون میں کیا ہے۔

انہوں نے لکھا ہے کہ سپین میں غیر معمولی بارش۔ افریقہ کے بعض حصوں میں جہاں پہلے کبھی برف باری نہیں پڑی تھی برف پڑنا۔ بھارت میں مسلسل خشک سالی یہ سب ہواؤں میں تبدیلی کا نتیجہ ہے۔ ڈاکٹر لیمب نے لکھا ہے کہ گزشتہ ۲۰ برسوں میں ایسی ہوائیں تبدیل ہو گئی ہیں جو بلند اور کم دباؤ کو برقرار رکھتی ہیں۔

★ لندن ۳ ستمبر۔ برطانوی دفتر نو آبادیات نے اعلان کیا ہے کہ عدن کی قانون ساز کونسل کے سپیکر سر آرتھر چارلس کو ایک دہشت پسند نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ بتایا گیا ہے کہ سر آرتھر کو اس وقت گولی کا نشانہ بنایا گیا جب وہ ٹینس کلب سے فارغ ہو کر رخصت ہو رہے تھے۔

فرد اور خاندان کی عزت اور بچاؤ قوم کی عزت اور بچاؤ کے ساتھ وابستہ ہے

اگر یہ روح مسلمانوں میں پیدا ہو جائے تو دنیا کی کوئی قوم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قومی روح اور جذبہ کو ترقی دینے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"احد کی جنگ جب ختم ہوئی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی کو زخمیوں کی دیکھ بھال کے لئے روانہ کیا۔ انہوں نے ایک انصاری صحابی کو دیکھا کہ وہ سخت نازک حالت میں ہیں۔ وہ اس کے قریب گئے اور اس سے کہا کہ بھائی کوئی تمہارا پیغام ہو تو مجھے بتا دو میں تمہارے عزیزوں اور رشتہ داروں تک پہنچا دوں گا۔ اس نے کہا میں اسی تلاش میں تھا کہ مجھے کوئی ملنے والا ملے اور میں اس کے ذریعے اپنے رشتہ داروں کو ایک پیغام بھجواؤں اچھا ہوا کہ تم مجھے مل گئے۔ لاؤ اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دو اور وعدہ کرو کہ میرا پیغام میرے خاندان تک پہنچا دو گے۔ انہوں نے ہاتھ میں ہاتھ رکھ کر اقرار کیا کہ میں تمہارا پیغام ضرور پہنچا دوں گا۔ اس پر اس زخمی صحابی نے کہا میرے عزیزوں اور رشتہ داروں اور بھائی بندوں کو جا کر کہہ دینا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری قوم کا بہترین خزانہ ہیں اور یہ ایک قومی امانت ہیں جو ہمارے پاس ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تمہارے دل میں بھی اس قیمتی متاع کی صحیح قدر و قیمت کا احساس ہو گا تاہم میں بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ یہ پیغام تمہیں پہنچا دوں کہ جب تک ہم زندہ رہے ہم نے اس امانت میں خیانت نہیں ہونے دی اور اس کی حفاظت میں اپنا پورا زور صرف کر دیا اب ہم مرنے لگے ہیں اور اپنے پیچھے اس امانت کو چھوڑے جا رہے ہیں۔ میں اپنے تمام بیٹوں، بھائیوں اور ان کی اولاد سے یہ امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی جان سے بھی زیادہ اس مقدس امانت کی حفاظت کریں گے۔ اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی واقع نہیں ہونے دیں گے۔ مرنے والا مرتا ہے تو کسی طرح کبھی اسے اپنی بیوی کا خیال آتا ہے کبھی اپنے بچوں کا خیال آتا ہے۔ وہ اگر کچھ بتاتا بھی ہے تو یہ کہ فلاں سے میں نے اتنا روپیہ لینا ہے فلاں کو اتنا قرض دینا ہے بچوں کی اس طرح تربیت کی جائے۔ بیوی کے گزارے کا یہ انتظام کیا جائے۔ مگر وہ صحابی مرتے وقت کچھ اگر خیال کرتا ہے تو اپنی قوم کا۔ بلکہ بنی نوع انسانی کا۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں اپنی قوم کی ہی نہیں بلکہ نوع بشر کی روح کو سمٹا ہوا پاتا ہے۔ اور اسکی قومی روح انفرادی حقوق کو بھول جاتی ہے، وہ صرف قوم اور اس کے مظہر کو دیکھتا ہے اور مرتے ہوئے اپنے باقی ماندہ خاندان کو زندہ رہنے کی نہیں بلکہ مرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اپنا حصہ لینے کی نہیں بلکہ اپنا حصہ قربان کرنے کی وصیت کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ فرد اور خاندان کی عزت اور بچاؤ قوم کی عزت اور بچاؤ کے ساتھ وابستہ ہے۔ یہ روح اگر اب بھی مسلمانوں میں پیدا ہو جائے تو ان کا مقابلہ نہ سکھ کر سکتے ہیں اور نہ ہندو کر سکتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر سورہ الماعون ص ۳۰۳)

درخواست دعا

ربوہ ۴ ستمبر۔ مکرم مولوی قمرالدین صاحب فاضل لائل پور میں آپریشن کرانے کے بعد اب ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ اب آپ کو بفضلہ تعالیٰ آرام ہے۔ زخم مندمل ہو رہے ہیں۔ احباب شفائے کامل عاجل کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ ان تمام احباب کا شکریہ ادا فرماتے ہیں جو آپ کے لئے دعا کرتے رہے ہیں۔

مبلغ یوگنڈا کی تشریف آوری

مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب شرما مبلغ یوگنڈا مورخہ ۵ ستمبر ۶۵ء بروز اتوار شام کو پنجاب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شریک ہوں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

پاک فضائیہ نے بھارت کے تین اور طیارے تباہ کر دیئے

ایک بھارتی جیٹ پسرور میں گرا لیا گیا، بھارتی ہواباز گرفتار

راولپنڈی ۴ ستمبر۔ پاکستان کی فضائیہ نے کل صبح چھمب سیکٹر میں بھارت کے دو لڑاکا طیارے مار گرائے اور ایک طیارے کو پسرور کے قریب مار گرا لیا گیا اور اس کے ہواباز کو گرفتار کر لیا گیا۔ اب اس علاقے میں تباہ ہونے والے بھارتی طیاروں کی تعداد ۸ تک پہنچ گئی ہے۔ پاک فضائیہ کے جن طیاروں نے یہ کارنامے انجام دیئے ہیں وہ سب صحیح سلامت ہیں البتہ کل صبح ایک طیارے کو معمولی نقصان پہنچا۔ لیکن وہ حفاظت کے ساتھ اپنے اڈے پر اتر آیا۔

سرکاری ترجمان نے بتایا کہ چھمب کے علاقہ میں گھمسان کی جنگ جاری ہے اور بھارتی فوجیں پسپا ہو رہی ہیں انہوں نے کہا کہ آزاد کشمیر کی فوج نے پاکستانی فوجوں کی مدد سے چھمب اور دیوا کی جن چوکیوں پر قبضہ کیا ہے ان پر وہ اپنی پوزیشن کو اور زیادہ مضبوط بنانے میں مصروف ہیں۔ ان چوکیوں پر پاکستانی فوجوں نے بدھ کے دن قبضہ کیا تھا۔ ترجمان نے کہا کہ بھارتی فوجوں میں گھبراہٹ پھیلی ہوئی ہے۔ اور وہ کسی بھی جگہ ڈٹ کر مقابلہ نہیں کر رہی ہیں۔

حکومت پاکستان کے ایک ترجمان نے بھارت کی طرف سے پاکستان کی فضائی حدود کی تازہ ترین خلاف ورزی کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جمعہ کی صبح ۸ بجے دشمن کے جیٹ ہنٹر اور نیٹ لڑاکا طیاروں نے چھمب سیکٹر میں پاکستانی حدود کی خلاف ورزی کی۔ پاکستان کی فضائیہ نے فوراً ان کے خلاف کارروائی کی اور ہمارے طیاروں نے ان پر بھرپور حملہ کیا۔ بھارتی طیارے اس حملے کی تاب نہ لا کر بھاگ کھڑے ہوئے لیکن پاکستانی ہوابازوں نے ان میں سے ایک کو پسرور کے قریب مار گرایا اور اس کے ہواباز کو گرفتار کر لیا۔

اس لڑائی میں بھارت کے دو اور طیاروں کو اتنا نقصان پہنچا کہ وہ بے قابو ہو گئے انہوں نے واپس بھاگنے کی کوشش کی لیکن بھارتی مقبوضہ علاقے میں انہیں گرتے دیکھا گیا پاکستانی ہوابازوں کا بیان ہے کہ وہ دونوں تباہ ہو گئے ہیں۔ باقی تین بھارتی جہاز جان بچا کر بھاگنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ باقی بھارتی طیارے حملہ کرنا تو درکنار اپنا دفاع بھی پوری طرح نہیں کر سکے۔

ہم بھارت کا غرور خاک میں ملا دیں گے

بھارت تباہی کے راستے پر گامزن ہے ہر مجاہد بھارت کے لئے موت کا فرشتہ ہے

بھٹو کی نشری تقریر

کراچی ۴ ستمبر۔ ہم بھارت کے غرور کو ان وادیوں میں خاک میں ملا دیں گے کشمیر میں جنگ شروع کر کے بھارت کو کسی قسم کی خوش فہمی نہیں ہونی چاہیئے اسے یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ اگرچہ اب تک ہم نے حضرت سلیمان کے سے صبر و تحمل کا ثبوت دیا ہے لیکن ہم ان غازیان اسلام کے فرزند ہیں جنہوں نے اپنی عزت و ناموس اور حق و انصاف کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی۔ ان الفاظ میں وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل بھارت کو انتباہ کیا ہے جس نے غیر ملکی فوجی امداد کے نشہ میں بدمست ہو کر جنگ شروع کر دی ہے۔

مسٹر بھٹو نے کل رات ریڈیو پر قوم کے نام ایک پیغام نشر کرتے ہوئے مزید کہا کہ بھارت نے یہ جنگ شروع کر کے ہولناک تباہی کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

انہوں نے کشمیر میں عوامی بغاوت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کشمیریوں کی جدوجہد آزادی سامراجی تسلط کے خلاف جنگ آزادی کی تاریخ کا سنہرا باب ہے بلاشبہ یہ جدوجہد عصر حاضر میں ظلم و استبداد کے خلاف آخری جنگ ثابت ہو گی یہ ایسی جنگ ہے جس میں ہمیں یہ بات ہمیشہ کے لئے ثابت کر دینا چاہیئے کہ فتح حق و انصاف کی ہو گی۔ اور حق کو شکست نہ ہونا چاہیئے اور نہ اس کو شکست ہو سکتی ہے۔

انہوں نے جموں و کشمیر کے عوام کو شاندار خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے کروڑوں افراد نے کشمیری عوام سے ان کی مدد کا وعدہ کیا ہے جس کو وہ پورا کریں گے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چوبیسواں (۲۴ واں) سالانہ اجتماع

صدر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا خدام کے نام پیغام

خدام الاحمدیہ کا مرکزی اجتماع قریب آرہا ہے۔ امید ہے کہ جملہ مجالس نے اس میں شمولیت کی تیاری شروع کر دی ہوگی۔ اللہ تعالےٰ سب بھائیوں کو توفیق دے کہ وہ اخلاص کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کی باتیں سننے اور اپنی اصلاح کرنے کے لئے جوق در جوق اجتماع میں شریک ہوں اور یہاں سے خدا اور اس کے رسول کی محبت اور ایمان و یقین کی دولت سے اپنی جھولیاں بھر کر جائیں۔ آج کے مادی ماحول میں اس بات کی توفیق ملنا کہ انسان چند دن دنیا کے علائق سے بچکر ذکر الٰہی میں صرف کرے۔ اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا احسان ہے۔ جس کی قدر کرنی چاہیئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جملہ قائدین مرکزی ہدایات کے مطابق پوری تیاری کے ساتھ اجتماع میں شرکت کریں گے اور ہر خادم جس کو اللہ تعالےٰ نے استطاعت دی ہے ضرور شریک ہو کر برکت حاصل کرے گا۔

دوسری بات جس کی طرف خدام کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ بلندی کا امتحان ہے۔ اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ خدام کو شریک ہونا چاہیئے۔ علم دین کے بغیر ان میں حقیقت اسلام پیدا نہیں ہوسکتی۔ اور نہ ہی قیامت کے دن بڑے امتحان میں سرخرو ہوسکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب خدام کو توفیق دے کہ وہ علم و عمل میں ترقی کریں اور نیکی، تقوےٰ، راستبازی، اور پاکبازی کے لئے تمام قوموں میں نمونہ ہوں۔

مرزا رفیع احمد

ہمارا سالانہ اجتماع

ہمارا سالانہ اجتماع بمورخہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ اخاء ۱۳۴۴ھش (اکتوبر ۱۹۶۵ء) کو اپنی سابقہ شاندار روایات کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع کے جملہ انتظامات کو جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔

ہماری قومی زندگی کا اس بے مثال روحانی و علمی مرکزی اجتماع کے ساتھ ہمیشہ چولی دامن کا ساتھ رہا ہے۔ اور ان روحانی تنظیمی اور اخلاقی برکات کے پیش نظر جو اس اجتماع کے ساتھ وابستہ رہی ہیں۔ خود سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی اجتماع میں شامل نہ ہونے والے خدام پر اظہار تعجب و افسوس کرتے ہوئے تنبیہ فرمائی ہے۔

”میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کی غرض ان میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ وہ احمدیت کے خادم ہیں اور خادم وہی ہوتا ہے جو اپنے آقا کے قریب رہے جو خادم اپنے آقا کے قریب نہیں رہتا۔ وقت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے وہ خادم نہیں کہلا سکتا“

اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اجتماع کی غرض و غایت کے بارہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

”اس اجتماع کا مقصد خالی کھیل کود نہیں بلکہ اس کی غرض نوجوانوں کے اندر وہ قربانی اور اخلاص پیدا کرنا ہے جس کے ساتھ وہ اپنے فرض کو صحیح طور پر ادا کر سکیں“

پس ہر خادم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اجتماع میں شامل ہو کر تین دن روحانی تربیت اور علمی و دینی مصروفیات کے پاکیزہ اور مقدس ماحول میں گذارے۔

اس اجتماع کی چند خصوصیات یہ ہیں۔

- ایمان افروز ماحول مجلس شوریٰ
- دینی علمی مقابلے (تحریری و تقریری)

علمی مقابلوں کے لئے امسال حسب ذیل عناوین تجویز کئے گئے ہیں

تقریری مقابلے

برائے معیار اول و دوم:

(۱) تخلقوا باخلاق اللہ
(۲) زندہ رسولؐ
(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض
(۴) اسلامی نظام خلافت اور اس کی برکات

برائے معیار سوم:

(۱) اسلام ایک زندہ مذہب ہے
(۲) تعاونوا علی البرّ والتقویٰ
(۳) اسلامی معیارِ صداقت

تحریری مقابلے

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام اور اس کا اثر
(۲) مذہب و سائنس
(۳) اسلامی معاشرہ

مضمون نویسی کے مقابلہ کے دوران نوٹس اور کتب کے استفادہ کی اجازت ہوگی۔ اس مقابلہ میں شریک ہونے والے خدام کو کاغذ، قلم دوات وغیرہ کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

- مذہبی و علمی سوالات کے جوابات
- قومی کھیلوں کے ورزشی مقابلے
- اور سب سے بڑھ کر جماعت احمدیہ کے چوٹی کے علماء، صحابہ کرام اور حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے

سالانہ اجتماع سے متعلق بعض اہم تاریخیں

(۱) اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد سے مرکز کو اطلاع کرنے کی آخری تاریخ ۱۰ تبوک (ستمبر ۱۹۶۵ء)
(۲) تجاویز برائے شوریٰ بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ تبوک/ستمبر
(۳) پروگرام سے متعلق مشورے ۱۵ 〃
(۴) سالانہ چندہ اجتماع وصول کر کے ۳۰ تبوک (ستمبر) سے پہلے مرکز میں ضرور بھجوا دیا جائے۔
(۵) نمائندگان شوریٰ کے انتخاب کی اطلاع کی آخری تاریخ ۱۰ اخاء (اکتوبر)
(۶) ورزشی مقابلوں میں شامل ہونے والوں کے نام بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ اخاء/اکتوبر

مرزا لطف الرحمٰن معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

روح پرور اور ایمان افروز خطابات ہوں گے کہ جن سے دلوں میں خدمتِ دین اور عشقِ رسولؐ کا صحیح جذبہ پیدا ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ

• اطفال الاحمدیہ کا اجتماع بھی انہی تاریخوں میں علیحدہ انتظام کے تحت منعقد ہوگا۔ اور وہ بھی مندرجہ بالا خصوصیات کا حامل ہوگا ۞

الغرض ہمارا یہ اجتماع خدام و اطفال کی دینی علمی اور عملی ٹریننگ کا ایک نادر موقعہ ہے۔ اس لئے اس میں زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال کو شامل ہونا چاہیئے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اہم سب کے ساتھ ہو اور صحیح رنگ میں ہمیں اپنے اس قومی اجتماع کی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
ربوہ ضلع جھنگ

خدام الاحمدیہ کا مرکزی امتحان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے ہر شعبہ کے بارے میں ہدایات دی ہیں شعبہ تعلیم کے متعلق حضور نے فرمایا کہ:

"مجلس خدام الاحمدیہ ہر جگہ نائٹ سکول کھولے اور لوگوں کو جنہیں قرآن کریم ترجمہ نہیں آتا ترجمہ پڑھانا شروع کریں تو یہی ایک ایسی خدمت ہوگی جو انہیں اللہ تعالےٰ کی رضا کا مستحق بنا دے گی"۔

پھر فرمایا:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھنے کے لئے کہا جائے اور پھر ان کا امتحان لیا جائے"۔ (الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۳۸ء)

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ان ارشادات کی روشنی میں شعبۂ تعلیم کی طرف سے خدام کے دینی علوم کے معیار کو بلند کرنے کے لئے ہر معیار کا علیحدہ علیحدہ سالانہ امتحان لیا جاتا تھا۔ اب اس کی بجائے چار کورسز مقرر کئے گئے ہیں۔ ہر خادم سے یہ ضروری ہوگا کہ وہ باری باری ان میں شریک ہو۔ کامیاب ہونے والے خدام کو مرکز کی طرف سے خاص اسناد دی جائیں گی۔ ان امتحانات کے لئے حسب ذیل اسماء تجویز کئے گئے ہیں:

(۱) مبتدی (۲) مقتصد (۳) سابق

(۴) فائز — اس سال صرف مبتدی کا امتحان ہوگا جس کے لئے ایک پرچہ ہوگا۔ اس امتحان کے لئے ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ جملہ قائدین مجلس خدام الاحمدیہ اس امر کا انتظام فرمائیں کہ ان کی مجلس کے تمام خدام بشمولیت قائد صاحب اور دیگر عہدہ داران اس امتحان میں لازماً شریک ہوں۔ اس امتحان کا نصاب حسب ذیل ہے:

(ا) قرآن کریم پہلا پارہ معہ ترجمہ ۴۰ نمبر
(ب) حدیث شریف نبراس المومنین ۳۰ "
(ج) کشتی نوح۔ احمدیت کا پیغام۔ کتابچہ دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قائدین اس بات کی بھی نگرانی کریں کہ ان کی مجلس کے ہر خادم کے پاس تعلیمی کارڈ ہو۔ جن مجالس کے پاس تعلیمی کارڈ نہیں وہ سات نئے پیسے کے حساب سے مجلس مرکزیہ سے منگوا سکتی ہیں۔ اسی طرح جن مجالس نے ابھی تک کتابچہ عام دینی معلومات نہیں منگوایا وہ بھی فوراً منگوا لیں ورنہ انہیں اگلے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ اس کتابچہ کی قیمت صرف ۲۰ نئے پیسے ہے۔

کتابچہ کا چوتھا ایڈیشن چند دنوں تک طبع ہو جائے گا۔

محمد شفیق قیصر قائمقام مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

سالانہ اجتماع کے انتظامات

منتظمین سالانہ اجتماع کے نام شائع کئے جا رہے ہیں تاکہ خدام کا منتظمین سے تعارف ہو جائے۔

۱۔	انتظام علمی مقابلے	مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر
۲۔	" ورزشی مقابلے	" صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۳۔	" مقام اجتماع و حفاظت بیرون	" رفیق احمد صاحب ثاقب
۴۔	" سپلائی	" عبدالرشید صاحب غنی
۵۔	" صفائی و آب رسانی	" محمد اسلم صاحب صابر
۶۔	" خوراک	" چوہدری حمید اللہ صاحب
۷۔	" روشنی و صنعتی نمائش	" قاضی مبارک احمد صاحب انصاری
۸۔	" طبی امداد	" محمد اسلم صاحب فاروقی
۹۔	" دفتر بیرون و معلومات	" عبدالشکور صاحب اسلم
۱۰۔	" دفتر مرکزیہ، شوریٰ و حفاظتِ سامان	خاکسار مرزا لطف الرحمٰن صاحب
۱۱۔	" لاؤڈ سپیکر اوقات سٹیج و پنڈال	مکرم مرزا انس احمد صاحب
۱۲۔	" اعداد و شمار	" سید عبدالباسط صاحب
۱۳۔	" احصائیات (نمائش)	" سعید اللہ خان صاحب
۱۴۔	" قیام مہمانان	" چوہدری محمد اعظم صاحب
۱۵۔	" تربیت و عمومی اندرون	" سید میر محمود احمد صاحب
۱۶۔	" اجتماع اطفال	" مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر

اطفال کا اجتماع اپنے علیحدہ انتظام کے ساتھ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک اہم فیصلہ

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ تمام وہ خادم جو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ورزشی کھیلوں میں حصہ لیں ان کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ کسی نہ کسی علمی مقابلہ میں بھی ضرور حصہ لیں۔ علمی مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے ہر خادم کے پاس تعلیمی کارڈ کا ہونا ضروری ہے۔ جو مرکز سے سات نئے پیسے میں منگوایا جا سکتا ہے۔ جملہ قائدین اور خدام اس امر کو اچھی طرح نوٹ کر لیں۔

محمد شفیق قیصر قائمقام مہتمم تعلیم

تعلیمی کارڈ

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ کے فیصلہ کے مطابق ہر خادم کو چاہیئے کہ وہ اپنا تعلیمی کارڈ اپنے پاس محفوظ رکھے اور اس سے فائدہ اٹھائے۔ اس کارڈ میں دیگر اندراجات کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی مکمل فہرست ہے اور اس کی قیمت صرف سات نئے پیسے ہے جو اس کی لاگت کے برابر ہے ہر خادم کو چاہیئے کہ وقتاً فوقتاً ان کتب میں سے جو کتاب پڑھے معمولی امتحان کے بعد اس کارڈ میں اندراج کروایا کرے۔ مجالس اس امر کا بھی انتظام کریں کہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر علمی مقابلہ جات میں شامل ہونے والے خدام اپنا تعلیمی کارڈ ہمراہ لائیں۔ ان مقابلوں میں صرف ایسے خدام ہی حصہ لے سکیں گے جن کے پاس تعلیمی کارڈ ہوں اور ان کے اندراجات درست ہوں گے۔ نیز ایسے خدام کو اس موقعہ پر خاص انعام دیا جائے گا۔ جن کے تعلیمی کارڈ کے جملہ اندراجات مکمل ہوں گے

شہری مجالس کے قائدین کرام سے خاص طور پر درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس کا جائزہ لیں کہ آیا ہر خادم کے پاس اس کا تعلیمی کارڈ موجود ہے۔ اگر نہیں تو مہیا کرنے کا انتظام فرمائیں۔

مرکزی دفتر سے یہ کارڈ قیمت بھجوا کر یا بذریعہ وی پی منگوائے جا سکتے ہیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)